روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 4 | سوموار 26 شعبان۔1417ھ 6 صلح 1375ہش 6 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبانی لاف وگزاف اثر نہیں رکھتی جب تک عمل نہ ہو

جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

فلاح صرف امور دینی ہی میں نہیں۔ بلکہ دنیا و دین میں کامیابی ہوگی۔ نفس کی ناپاکی سے بچنے والا انسان کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ دنیا میں ذلیل ہو۔

میں یہ قبول نہیں کر سکتا کہ فلسفہ' ہیئت اور سائنس کا ماہر ہونے سے تزکیہ نفس بھی ہو جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ البتہ یہ مان سکتا ہوں کہ ایسے شخص کے دماغی قویٰ تیز اور اچھے ہو جاتے ہیں۔ ورنہ ان علوم کو روحانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ بعض اوقات یہ امور روحانی ترقی کی راہ میں ایک روک ہو جاتے ہیں اور آخری نتیجہ اس کا بجز اس خوش قسمت کے کہ وہ فطرت سلیم رکھتا ہے۔ اکثر کبر و نخوت ہی دیکھا ہے۔ کبھی نیکی اور تواضع ان میں نہیں ہوتی۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 646)

اقرباء' مساکین اور مسافروں کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

لوگ قرض اٹھا لیتے ہیں شادیوں کی خاطر یا اپنے دکھاوے کے لئے کوئی دعوتیں کر رہے ہیں بڑی بڑی' مہمان نوازی میں غلو کر رہے ہیں۔ جو بھی خرچ ہیں ان میں اگر نفس خدا ہے تو خرچ ایک تو بے محل ہو گا اور دوسرے ضرورت سے زیادہ ہو گا۔ اور یہ جو ضرورت سے زیادہ کا شیطان ہے اسے خدا تعالیٰ نے شیطان ہی قرار دیا ہے اور اس کے نتیجے میں بہت بڑی تباہی ہوتی ہے' معاشرے کا سکون برباد ہوتا ہے اور انسانی رہن سہن پر ایک بہت بڑی تباہی وارد ہوتی ہے۔ چنانچہ (کلام الٰہی) نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے۔ (۔) کہ دیکھو جب خدا نے تمہیں خرچ کا حکم دیا ہے تو خدا کی خاطر خرچ کرنا ہے۔ اگر تم خرچ تو کرو مگر اپنی خاطر کرو تو پھر تم خدا کی عبادت نہیں کر رہے کسی اور کی عبادت کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تو تمہیں یہ فرماتا ہے کہ (۔) جو اقرباء ہیں ان کا حق ادا کرو کتنے ہی ہیں جو امیر ہو گئے اور اقرباء کا حق بھول گئے اور اپنی دولتیں اکٹھی کرنے' اپنے دکھاوے میں مگن رہے' یہ نہیں دیکھا کہ فلاں قریبی' فلاں عزیز کس حال میں زندگی بسر کر رہا ہے (۔) اور جو قریب نہیں بھی ہے ویسے مسکین ہے بے چارہ گرا پڑا اس کی ضرورتوں کا خیال کر کے جو خدا نے تمہیں زائد عطا فرمایا ہے اس میں اس کو شریک کرنے کی کوشش کرو۔ یہ تب ہو سکتا ہے اگر خدا معبود ہو۔ (۔) اور راستہ چلتے کا بھی خیال رکھو۔ اب دیکھیں خدا تعالیٰ نے انسانی برادری کو کتنی وسعت عطا فرما دی اور نفسانیت کے ہر پہلو کا ازالہ فرما دیا۔ اقرباء کے ساتھ تعلق بعض جگہ بہت ملتا ہے یعنی ہر جگہ ایک ہی بیماری نہیں ہے۔ بعض جگہ تو اقرباء سے تعلق تعصبات کی شکل میں ڈھل جاتا ہے' اتنا زیادہ تعصب کہ غیر کے حقوق کا خیال ہی نہیں رہتا۔ اور ٹولے بنائے جاتے ہیں۔ جتھے بنائے جاتے ہیں کہ جی ہم اقرباء کے حقوق کا خیال رکھ رہے ہیں۔ (کلام الٰہی) نے اس مضمون کو اتنا متوازن کر دیا ہے کہ ایک تعلق دوسرے کی راہ میں حائل ہو ہی نہیں سکتا۔ فرمایا اقرباء کا حق ادا کرنا ہے مگر مسکین کے حق کو پیش نظر رکھنا ہے۔ یہ نہیں کہ مسکین کا حق لے کے اقرباء کو دیدو اور بے یار و مددگار لوگ ترستے رہ جائیں اور جو کچھ بھی ہے تمہارے اپنے ٹولے کے اندر ہی پھرتا رہے۔ اور فرمایا مسکین بھی صرف وہ نہیں جو تمہاری آنکھوں کے سامنے مسکین ہے اور اس سے تمہارے دل میں ایک جذبہ پیدا ہوا ہے۔ (۔) مسافر کا کیا ہے آیا اور چلا گیا۔ اس کے ساتھ کون سے رابطے ہونے ہیں۔ مسکین تو اگر مقامی ہے۔ وہ ہمیشہ آپ کے احسان کو یاد رکھے گا۔ بسا اوقات جتنا احسان ہے اس سے بھی زیادہ مسکین شکریے کے جذبے سے مجبور ہو کر آپ کی خدمتیں کرتا ہے۔ اب ہمارے معاشرے میں یہ جو بے چارے نسبتاً غریب لوگ کمی کاری کہلاتے ہیں ان پر کون سا احسان زمیندار کرتے ہیں۔ یہی احسان کرتے ہیں نا کہ شادی کے موقع پر ہمارے آ کے برتن مانجھو' ہماری چارپائیاں درست کرو' ہمارے شامیانے لگاؤ اور خدمتیں کرو اور مٹھیاں چاپیاں

باقی صفحہ 7 پر

جس خیال اور عادت کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالباسط صاحب انچارج شعبہ کمپیوٹر روزنامہ الفضل ربوہ کو مورخہ 23۔دسمبر 1996ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام ندرت ہما عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ملک غلام نبی شاہد صاحب سابق مربی سلسلہ مغربی و مشرقی افریقہ حال بیلجیم کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب وقار سیکرٹری دعوت الی اللہ پشاور کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر' نیک و خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم حبیب اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ کے والدِ محترم مکرم چوہدری محمد حنیف باجوہ صاحب بوجہ فالج فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد نصیر خان آف عدن دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

نکاح

○ عزیزہ سیدہ عائشہ نوشین صاحبہ بنت مکرم سید منور احمد صاحب کا نکاح مورخہ 29 نومبر 1996ء دارالذکر لاہور میں مکرم سید طاہر احمد صاحب حال سوئٹزرلینڈ ابن مکرم سید محمد سلیمان شاہ صاحب کے ہمراہ بارہ ہزار سوئس مارک حق مہر پر محترم مولوی حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ نے پڑھا۔ سید طاہر احمد صاحب مکرم سید محمد فاضل شاہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت میاں معراج الدین صاحب پہلوان رفیق بانی سلسلہ کے نواسے ہیں اسی طرح سیدہ عائشہ نوشین مکرم سید عبدالغفور عطا صاحب کی پوتی اور حضرت میر مہدی حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی ہیں۔ اور والدہ کی طرف سے شیخ عباد الرحمن صاحب کپورتھلوی کی نواسی اور حبیب الرحمان صاحب کپورتھلوی کی پڑنواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خوشیوں کا باعث بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

6- صلح 1376 ہش   6 - جنوری 1997ء

خدا تعالیٰ کا شکر لازم ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ان پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بناتے رہیں اور یہ بات واضح طور پر ہمارے سامنے آئے کہ ہمارے گزرے ہوئے کل سے ہمارا آج کا دن بہتر ہے اور ہمارا آنے والا کل آج سے بہتر ہو گا۔ یہی ترقی کا راز ہے اور یہی ترقی کا ثبوت ہے۔ دنیوی امور ہوں یا دینی امور یہ بات لازمی ہے کہ ترقی کے لئے ہمارے پچھلے قدم سے آئندہ کا قدم بہتر طور پر اٹھنا چاہئے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں ان کا خیال کر کے اس کا شکریہ کرے اور غور کرے کہ اتنے قویٰ اس کو کس نے عطا کئے ہیں۔ انسان شکر کرے یا نہ کرے یہ اس کی اپنی مرضی ہے لیکن اگر فطرت سلیم رکھتا ہے اور سوچ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہو گا کہ کیا ظاہری اور کیا باطنی ہر قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔ چاہے تو ان کو شکر کی وجہ سے ترقی دے اور چاہے تو ناشکری کی وجہ سے ایک دم ضائع کر دے"۔

اس ارشاد میں اللہ تعالیٰ کی عطایا اس کے احسانات اور اس کے انعامات کو یاد کر کے خدا تعالیٰ کا شکر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اگرچہ عام حالات میں یہ بات ہمارے ذہن میں نہیں آتی کہ ہمیں ہاتھ کس نے دیا ہے، ہمیں پاؤں کس نے دیئے ہیں، ہمیں سماعت کس نے دی ہے، ہمیں بینائی کس نے دی ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ اگر انسان ان باتوں پر غور کرے تو یہ سمجھنا اس کے لئے مشکل نہ ہو گا کہ یہ ساری چیزیں سارے قویٰ ظاہری ہوں یا باطنی ہوں خدا تعالیٰ ہی کی عطا ہیں۔ جب تک ہماری کوئی چیز ہم سے ضائع نہیں ہو جاتی مثلاً خدانخواستہ کسی کا ایک ہاتھ کٹ جائے، کسی کا ایک پاؤں کٹ جائے، کسی کی شنوائی جاتی رہے، کسی کی بینائی جاتی رہے، کسی کی سونگھنے کی طاقت جاتی رہے۔ اس وقت یہ بات آسانی سے ہمیں سوچنے کا موقعہ نہیں ملتا کہ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔ نہ کسی اور نے دی ہیں اور نہ کوئی اور یہ دے سکتا ہے۔

پس اگر ہم اللہ تعالیٰ کی عطایا اور اس کے احسانات اور انعامات پر غور کریں تو یہ لازمی امر ہے کہ ہمارے دل میں شکریے کے جذبات پیدا ہوں گے۔ اور ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت صاحب نے اس طرف توجہ دلا کر ہمارے معاشرے کو بہتر بنانے کی بھی ایک صورت پیدا کر دی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ معاشرے میں اگر کوئی کسی شخص کے ساتھ نیکی کرے، اس کی مدد کرے اسے گرے ہوئے کو اٹھائے تو دل میں شکریے کے جذبات پیدا ہونے چاہئیں۔ عام طور پر ہوتے بھی ہیں لیکن ان جذبات کا پیدا نہ ہونا فطرت کے مسخ ہونے پر دلالت کر سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ معاشرے میں جب ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کی جائے کوئی بھلائی کی جائے کسی کی مدد کی جائے تو دل میں شکریے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ شکریے کے جذبات کے متعلق یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ وہ ایک طرف تو جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اس کے دل میں مزید نیکیوں کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور جو شکریہ ادا کرتا ہے اس کے دل میں محبت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ پر نہایت ضروری ہیں۔ اگر آپ کے دل میں دوسروں کے لئے محبت پیدا ہو رہی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرہ میں بہتر طریق پر زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے قریب رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ تو ہے محبت کا جذبہ اور دوسری طرف جب شکریہ ادا کیا جائے۔ یقیناً دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس چھوٹی سی بات سے میرا شکریہ ادا کیا گیا ہے تو کیوں نہ میں بڑی بڑی باتیں بھی کر گزروں۔ اس طرح انسان دوسروں کے ساتھ نیکیاں کرنے پر زیادہ مائل ہو جاتا ہے۔

پس حضرت صاحب کے اس ارشاد میں یہ دونوں باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک طرف محبت کا جذبہ اور دوسری طرف نیکیوں کی طرف زیادہ میلان۔ اگر خدا تعالیٰ کا ہم شکریہ ادا کریں گے تو یقیناً ہمارے دل میں یہ خیال بھی پیدا ہو گا کہ وہ انسان جو ہماری مدد کرتے ہیں ان کا بھی تو شکریہ ادا کرنا چاہئے اور جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے انسانوں کا شکریہ ادا کرنا تو بہت ہی ضروری ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ جب اپنے جیسے کے لئے شکریے کے جذبات پیدا نہیں ہوئے، اپنے جیسے اس شخص کے لئے جسے ہم دیکھتے ہیں اور جو ہمارے سامنے ہمارے لئے کوئی نیکی کرتا ہے تو اس ہستی کے لئے جو ہمیں نظر نہیں آتی اور جس کے متعلق یقینی طور پر ہر شخص نہیں کہہ سکتا کہ یہ سب کچھ اسی نے کیا ہے کیونکہ یہ تو ایمان کی بات ہے اس کا شکریہ کیسے ادا کیا جائے گا۔

پس شکریہ نہایت ضروری ہے۔ شکریے سے محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ شکریے سے نیکیاں کرنے کی طرف میلان پیدا ہوتا ہے۔ شکریے سے معاشرہ بہتر بنتا ہے اور معاشرے سے آگے بڑھ کر جب خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے لئے اپنے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کے لئے محبت پیدا ہو خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ اگر انسان چل کر خدا کی طرف جائے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ تھوڑی سی بھی محبت کی جائے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس انسان سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔

پس شکریے کے جذبات پیدا کرنے کے لئے اس کے احسانات اور اس کے انعامات اور خدا تعالیٰ کی عطایا کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ان پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا کچھ دیا ہے کس کس طرح دیا ہے ان چیزوں سے جو اس نے ہمیں دی ہیں کس طرح کام لیتے ہیں اور اپنی زندگی کو بہتر بناتے ہیں۔ کس طرح ان چیزوں کے بغیر ہماری زندگی آگے ہی نہیں بڑھ سکتی۔ یقیناً دو ہاتھوں میں سے اگر ایک ہاتھ خدانخواستہ کٹ جائے تو انسان اس طرح کام نہیں کر سکتا۔ جس طرح دو ہاتھوں سے کرتا ہے۔ پاؤں کے متعلق بھی یہی کچھ کہا جا سکتا ہے خدانخواستہ اگر کسی کا ایک پاؤں کٹ جائے۔ تو وہ اس طرح نہیں چل سکتا جس طرح وہ انسان چلتا ہے جس کے دونوں پاؤں ہیں۔ یا جس طرح یہی انسان چلتا تھا جب اس کے دونوں پاؤں موجود تھے۔

اسی لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ہمیں یہ چیزیں عطا کر سکتی ہو۔ ہمارے جذبات ہوں، ہمارے خیالات ہوں، ہمارے احساسات ہوں یا ہمارے ظاہری اعضا ہوں یہ سب اسی کی دین ہیں۔

آیئے ہم ان باتوں پر غور کرتے رہیں۔ ہر لمحہ غور کریں۔ اور اس غور کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر کے اس سے مزید بہتری کے سامان حاصل کریں۔

خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

بے زباناں ازو فصیح شدند
زشت رویاں ازو صبیح شدند

گونگے اس کی وجہ سے فصیح بن گئے اور بد شکل آدمی اس کے سبب سے خوبصورت ہو گئے۔

میوہ از روضہ فنا خوردند
واز خود و آرزوئے خود مردند

انہوں نے باغ فنا کا پھل کھایا اور اپنی نفسانیت اور خواہشات کی طرف سے مر گئے۔

دستِ غیبے کشید دامنِ دل
پا برآورد جذب یار ز گِل

ایک غیبی ہاتھ نے ان کے دل کا دامن کھینچا اور یار کی کشش نے دلدل سے ان کا پیر نکال لیا۔

بود آں جذبۂ کلامِ خدا
کہ دلِ شاں ربود از دنیا

یہ کلام الٰہی کی کشش ہی تو تھی جس نے ان کے دلوں کو دنیا کی طرف سے ہٹا دیا۔

سینۂ شاں ز غیر حق پرداخت
واز مئے عشق آں یگاں پُر ساخت

ان کے سینہ کو غیراللہ سے خالی کر دیا۔ اور اس یگانہ کی محبت کی شراب سے بھر دیا۔

چوں شد آں نورِ پاک شاملِ شاں
تافت از پردہ بدرِ کاملِ شاں

جب وہ پاک نور ان میں رچ گیا۔ تو پردہ میں سے بدر کامل چمکا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (کلام الٰہی) کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ دراصل خدا تعالیٰ کا چہرہ ہے اور اس نے ایک جہان کو خدا کی طرف کھینچا ہے۔ یعنی جو شخص اس کا مطالعہ کرتا ہے وہ خدا کے وجود پر ایمان لے آتا ہے اور اس کے ایمان کو استحکام حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا کی طرف کھینچا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا کلام ہے جس سے گونگے لوگ بھی بہت فصاحت کے ساتھ بات کرنے لگتے ہیں اور باطنی طور پر بد شکل آدمی اس سے خوب صورت ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی کا کردار خوب صورت ہو تو اسے حقیقی معنوں میں خوب صورت ہی کہا جائے گا۔ اسی کلام کی وجہ سے لوگ اپنی نفسانیت اور خواہشات کو ترک کر دیتے ہیں اور وہ اپنے آپ کی نفی کرتے ہوئے باغ فناء کا پھل کھاتے ہیں۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نظر تو نہیں آتا لیکن وہ ایک غیبی ہاتھ کی طرح دل کے دامن کو کھینچ لیتا ہے۔ اور جو لوگ دنیاداری کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی کشش سے کھینچ کر باہر لے آتا ہے۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کلام الٰہی کی کشش ہی تو تھی جس نے لوگوں کے دلوں کو دنیا کی طرف سے موڑ کر خدا کی طرف لگا دیا۔ ان کے دلوں کو غیراللہ کی یاد سے خالی کر دیا اور وہ خدا کی یاد میں مست رہنے لگے۔ کہا جا سکتا ہے کہ ان کے دل خدا تعالیٰ کی محبت کی شراب سے بھر گئے اور وہ ہمہ وقت اسی بات کا لطف اٹھانے لگے۔ خدا تعالیٰ جو ایک نور ہے وہ ان میں رچ گیا۔ اور انہیں یوں لگا جیسے وہ تاریکی سے روشنی میں آ گئے ہیں۔ یا پورے چاند کا چہرہ پردے کے ہٹ جانے سے سامنے آ گیا ہے۔ چنانچہ ان کی تمام تاریکیاں دور ہو گئیں۔ اور وہ اسی کلام الٰہی کی وجہ سے سراسر روشنی کے وجود بن گئے۔

خدا کرے کہ ان اشعار کے مطابق ہم بھی کلام الٰہی سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہوئے ہماری زندگیاں سراسر روشنی بن جائیں۔

توبہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہہ لیوے بلکہ ایک شخص تائب اس وقت کہا جاتا ہے کہ گذشتہ حالت پر سچے دل سے نادم ہو کر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام نہ کرے گا اور اپنے اندر تبدیلی کرتا ہے۔ اور جن شہوات / عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے ان کو چھوڑتا ہے۔ اور تمام یار دوست۔ گلی کوچے اسے ترک کرنے پڑتے ہیں کہ جن کا معاصی کی حالت میں اس سے تعلق تھا۔ گویا توبہ ایک موت ہے جو وہ اپنے اوپر وارد کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

(کلام الٰہی) فرماتا ہے۔ (۔) پھر ایک دوسرے پر الزام تراشی نہ کیا کرو ایک دوسرے کو طعنے نہ دیا کرو۔ لمز کا مطلب ہے طعن کرنا کسی کو کانٹا زبان کے چرکے لگانا، دکھ پہنچانے کی خاطر بات کرنا۔ لاتلمز واتم ایک دوسرے کو دکھ پہنچانے والی باتیں نہ کیا کرو۔ (۔) اور اس خاطر نام نہ رکھا کرو کہ ناموں کے ذریعہ کسی کی تحقیر ہو۔ اور یہ جو اخلاقی بیماریاں ہیں یہ قوموں میں بھی پائی جاتی ہیں اور افراد میں بھی پائی جاتی ہیں، عالمی سطح پر بھی پائی جاتی ہیں اور معاشرتی سطح پر بھی پائی جاتی ہیں، بعض لوگ بعض قوموں کے نام رکھتے ہیں یہ بتانے کی خاطر کہ یہ ذلیل وادنیٰ لوگ ہیں۔ چنانچہ جب حبشی کو اور دیگر سیاہ فام اقوام کو نیگرو کہا جاتا ہے تو انہیں نیگرو کا لقب بھی تکلیف دینے کی خاطر دیا جاتا ہے۔ اور جب امریکہ یا کینیڈا میں کسی کو "پیکی" یعنی پاکستانی کہتے ہیں تو بڑی شدید گالی سمجھی جاتی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستانیوں کا وہاں کردار ایسا رہا ہے یا کوئی اور وجوہات پیدا ہوئی ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ایک سفید فام قوم نے ہماری قوم کا نام "پیکی" رکھ دیا اور یہ بھی (دوسروں کے برے نام نہ رکھو) کی ایک ذلیل مثال ہے۔ نتیجتاً سکھوں کو بھی جو بے ہودہ کام کر رہے ہوں "پیکی" کہتے ہیں ہندو ہوں تب بھی ان کو پیکی کہیں گے۔ کسی اور قوم سے تعلق رکھتے ہوں تب بھی انہیں پیکی کہہ کر ہی پکاریں گے "پیکی" کا لفظ برائی کی نشانی بن گیا ہے۔ گویا (خدا کی پناہ) ان کے نزدیک "پاکستانی" ہر برائی کا مرجع اور منبع ہے۔ ہر برائی اسی سے پھوٹتی اور اسی میں لوٹ آتی ہے۔ ہمارے ملک میں انفرادی طور پر غلط نام رکھنے کا تو عام رواج پایا جاتا ہے۔ سکولوں میں تو یہاں تک رواج تھا کہ ہر استاد کا ایک نام رکھا ہوتا تھا۔ اصل نام سے بعض لوگ استادوں کو جانتے ہی نہیں تھے اس برے نام سے جانتے تھے حالت یہ تھی کہ کئی سال گزرنے کے بعد ایک نسل بوڑھی ہو گئی تب بھی استاد کا اصل نام تو یاد نہیں رہا یہ لقب یاد رہ گیا کہ فلاں صاحب یہ تھے اور فلاں صاحب یہ تھے۔ تو یہ معاشرہ کی برائیاں ہیں جن کے نتیجہ میں ہر طرف کس گھولی جاتی ہے، زہر پھیلتا ہے، خاندان خاندانوں سے لڑتے ہیں، بیوی خاوند سے لڑتی ہے ساس بہو سے لڑتی ہے اور سارے گھر کا امن برباد ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا..... کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہوئے بے وجہ خیال آرائیاں نہ کیا کرو۔ کیا تم وہموں میں مبتلا رہ کر ہی زندگی گزار دو گے؟ سوچتے رہتے ہو کہ فلاں نے یہ بات کیوں کی ہو گی کس کے لئے کی ہو گی کس بری نیت سے کی ہو گی فلاں نے یہ فعل کیوں کیا ہو گا۔ اس کے نتیجہ میں اپنے ذہنوں میں ہی کہانیاں بنتے رہتے ہو اور ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں پالتے رہتے ہو۔

چنانچہ معاشرہ میں بہت سی برائیاں گھروں میں کثیرا من الظن کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ظن بالکل نہ کرو کیونکہ استنباط ظن کا ایک حصہ ہے۔ بعض مواقع پر بعض علامتیں ظاہر ہوں تو ظن کے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظنوں میں مبتلا نہ ہو جاؤ اپنی زندگی کو ظنوں کے سپرد نہ کر دو گویا کہ تم ظنوں کے ہو کر رہ گئے پھر یہ نہیں فرمایا کہ ہر ظن گناہ ہے بلکہ (۔) بہت زیادہ ظن کی عادت ڈالو گے۔ تو بعض ظن ایسے ہوں گے، بعض گمان ایسے ہوں گے کہ گناہ کی شکل اختیار کر لیں گے اسی لئے ہمارے ہاں حسن ظن اور سوء ظن دو محاورے پائے جاتے ہیں۔ (۔) فرمایا کہ سوء ظن سے بچو۔ یہ کہنے کی بجائے کہ سوء ظن سے بچو جب یہ فرمایا کہ اکثر ظن نہ کیا کرو تو مراد یہ ہے کہ عموماً ظن کی عادت اچھی نہیں ہے۔ یہ بات کو بیان کرنے کا بہت ہی لطیف رنگ ہے۔ اگر آپ سائنس کے جدید رجحانات دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس طرز بیان میں بہت ہی گہری سچائی ہے۔ جو لوگ ظن پر مائل ہوتے ہیں وہ شواہد کی تلاش چھوڑ دیتے ہیں۔ جو لوگ شواہد کو فوقیت دیتے ہیں وہ ظن سے اکثر بچے رہتے ہیں۔ مجبور ہو جائیں تو ظن کرتے ہیں ورنہ وہ شواہد کے پیچھے چلتے ہیں، شواہد کی جستجو میں رہتے ہیں۔ تو ظن سے بچنا ایک بنیادی اصول ہے جو قوموں کے لئے بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے اگر وہ اس کی کنہہ کو پا جائیں۔

سائنس نے تمام ترقی اس بات پر کی ہے کہ سائنس دانوں نے شواہد کی تلاش کی ہے اور اگر کوئی ظن پیدا بھی ہوا ہے تو وہ اس کا نام Hypothesis رکھتے ہیں۔ ظن پیدا ہونے کے بعد وہ اس پر انحصار نہیں کرتے بلکہ شواہد کی جستجو شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب کسی حد تک اس امر کے شواہد مل جائیں کہ اس ظن کے صحیح ہونے کا امکان موجود ہے تو پھر وہ اس کو تھیوری یا نظریہ کا نام دیتے ہیں۔ اور پھر بھی شواہد کی تلاش نہیں چھوڑتے، اور آگے بڑھتے ہیں، زیادہ وسعت نظر سے کام لیتے ہیں، ماضی کے شواہد بھی دیکھتے ہیں، حال کے شواہد کو بھی مد نظر رکھتے ہیں، مستقبل میں تجارب جو رخ اختیار کر سکتے ہیں ان پر بھی نظر ڈالتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ ہر لحاظ سے ہر پہلو سے وہ نظریہ درست تھا اور اس کے بدلنے کا کوئی امکان نہیں تو اس کا نام Law رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ سائنس کا قانون ہے۔ اگر اس کے برعکس مغربی قومیں ظن پر راضی رہنے والی قومیں ہوتیں جیسا کہ مشرق میں بدقسمتی سے یہ بیماری پائی جاتی ہے تو اپنے ظن کے مطابق وہ شواہد کو موڑنے کی کوشش کرتے اور اس طرح سائنس کے میدان میں ترقی نہ کر سکتے۔ جس طرح روحانی دنیا میں گناہ ہوتے ہیں مادی دنیا میں بھی گناہ ہوتے ہیں۔ مادی دنیا میں بھی بعض ظن، سوء بن جاتے ہیں۔ چنانچہ جتنا کیمیا گروں نے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سلام کیلئے شاندار خراجِ تحسین

پاکستان فزیکل سوسائٹی نے لاہور پریس کلب میں ڈاکٹر سلام کی یاد میں ایک ریفرنس منعقد کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر سلام جو کہ پاکستان کے واحد نوبل لارئیٹ تھے پچھلے مہینے ایک لمبی بیماری کے بعد فوت ہو گئے۔

ڈاکٹر سلام کی زندگی اور ان کی پیشہ ورانہ کامیابیوں کا ذکر جو کہ انہوں نے دنیا کے بہترین سائنس دان کے طور پر حاصل کیں کئی مقررین نے کیا۔ ان مقررین میں ایر فورس چیف ائرمارشل (ریٹائرڈ) ظفر چوہدری۔ صحافی اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے ڈائریکٹر آئی۔اے۔ رحمان۔ مصنف افضل توصیف پنجاب یونیورسٹی کے فزکس ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر انیس عالم اور سنٹر برائے سولڈ سٹیٹ فزکس ڈائریکٹر اور پاکستان فزیکل سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر پروفیسر سادات انور صدیقی شامل تھے۔

پروفیسر سلام نے تیسری دنیا میں عام طور پر اور پاکستان میں خاص طور پر سائنس کی ترقی کے لئے جو بے لوث خدمات کیں ان کی تعریف کی گئی۔ مقررین نے بتایا کہ ڈاکٹر سلام کی خدمات میں سے ایک بڑی خدمت یہ تھی کہ انہوں نے ٹریسٹ (اٹلی) میں انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس قائم کیا۔ جہاں ایشیا' افریقہ اور لاطینی امریکہ کے سائنس دان ریسرچ کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مقررین نے بیان کیا کہ ڈاکٹر سلام کا تمام عمر ایک ہی مقصد حیات رہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے کام کیا جائے۔ اور انہوں نے اس کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کی روح کے ساتھ لگائے رکھا۔ تمام دنیا نے سائنس کے میدان میں ان کی خدمات کو تسلیم کیا۔ سوائے ان کے اپنے ملک کے حالانکہ انہوں نے اپنی مادر وطن کو اپنے آخری سانسوں تک اپنے دل کے ساتھ لگائے رکھا۔

مقررین نے اس بات پر افسوس کیا کہ جہاں باقی تمام دنیا نے ڈاکٹر سلام پر انعامات کی بارش کی لیکن ان کے اپنے ملک میں ان سے بے اعتنائی کا سلوک کیا گیا۔

مقررین نے ڈاکٹر سلام کے رہن سہن کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہ بالکل سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ نہ صرف دنیا کے بہترین سائنس دانوں میں سے تھے بلکہ انسانیت کی اعلیٰ قدروں کے بھی حامل تھے۔ ان کا پیغام یہ تھا کہ غریب ملکوں کو چاہئے کہ سائنس کا دامن پکڑ لیں تاکہ اس کے ذریعے وہ اپنی اقتصادی حالت کو سنوار سکیں۔

یہ رپورٹ ڈان کے 23 دسمبر 1996ء کے پرچے میں شائع کی گئی۔

○

زندگی نام اس گھڑی کا ہے
ہم پہ اِک قرض جو کسی کا ہے

تم تو گھبرا گئے جدائی سے
مرحلہ یہ بھی دوستی کا ہے

چاند راتوں میں وحشتوں کا نزول
یہ مقدّر کسی کسی کا ہے

کرۂ ارض میرے خوابوں کا
راستہ ایک اجنبی کا ہے

کیوں نہ سجدہ کریں گمان کے بت
ذکر جب تیری سادگی کا ہے

کس طرح مان لیں کہ تیرا عشق
واقعہ "ایک" زندگی کا ہے

کیوں برابر نہ ہو سکا تقسیم
دردِ دنیا جو ہر کسی کا ہے

میری تحریر میں بھی در آنا
یہ ہنر تیری دلبری کا ہے

وقتِ رخصت سے آج تک کی بات
ذکر جیسے کسی صدی کا ہے

یہ تقاضائے وصل میرا نہیں
میرے اندر کے آدمی کا ہے

آصف محمود باسط

یاد رکھئے

1907ء

○ 1907ء کی جنوری میں سعد اللہ لدھیانوی کی طاعون سے وفات ہوئی۔

○ 20 فروری "قادیان کے آریہ اور ہم" کتاب کی اشاعت ہوئی۔

○ فروری اخبار شبھ چنتک کے عملہ کی طاعون سے ہلاکت ہوئی۔

○ 9 مارچ ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت ہوئی۔

○ 7- اپریل منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کی ہلاکت ہوئی۔

○ 15- اپریل "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" کی اشاعت ہوئی۔

○ 17- اپریل ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق اشتہار "فتح عظیم" کی اشاعت

○ 7 مئی بذریعہ اشتہار جماعت احمدیہ کو ملکی شورش میں امن کے ساتھ رہنے کی تلقین

○ 12 مئی کو قادیان میں جلسہ ہوا۔

○ 15 مئی کو اشاعت حقیقت وحی اور

○ 14 مئی کو بٹالہ کا سفر اختیار کیا گیا۔

○ 30- اگست کو حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا نکاح حضرت مریم بیگم صاحبہ سے ہوا۔

○ 16 ستمبر حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات ہوئی۔

○ 16 ستمبر حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی دستی بیعت

○ ستمبر میں ہی وقف زندگی کی پہلی منظم تحریک تیرہ احباب نے وقف کیا

○ 2 دسمبر آریہ سماج لاہور کی مذہبی کانفرنس میں حضرت صاحب کا مضمون حضرت مولانا نور الدین صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

○ 27 تا 29 دسمبر حضرت صاحب کی زندگی کا آخری جلسہ سالانہ حاضری تین ہزار تھی۔ حضرت صاحب نے دو تقاریر فرمائیں۔

○ 28 دسمبر صدر انجمن احمدیہ کی کانفرنس اس سال عبدالکریم نامی طالب علم کے متعلق نشان ظاہر ہوا۔

1908ء

○ 17 فروری کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح ہوا۔

○ 21 مارچ سر جیمز ولسن فنانشل کمشنر پنجاب کا دورہ قادیان

○ 7- اپریل امریکی سیاح جان ٹرنر کی قادیان میں آمد۔

○ 24- اپریل حضرت صاحب کی زندگی کا آخری جمعہ حضرت مولانا نور الدین صاحب نے پڑھایا۔

○ 27- اپریل حضرت صاحب کا آخری سفر لاہور بٹالہ میں قیام فرماتے ہوئے 29- اپریل کو لاہور پہنچے۔ احمدیہ بلڈنگز میں قیام کیا۔

○ 2 مئی کو شہزادہ سلطان ابراہیم اور محمد علی صاحب جعفری نے حضرت صاحب سے ملاقات کی۔

○ 9 مئی الرحیل ثم الرحیل۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بچوں کے اخلاق کی درستی کے متعلق 5- جون 1925ء کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

"میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں بتایا تھا کہ بچوں کے اخلاق کی درستی کے لئے صحیح تربیت کا ہونا ضروری ہے اور یہ کہ تربیت کا بہترین موقع بچپن کا زمانہ ہے کیونکہ جس قسم کی تربیت طبعًا بچپن کی عمر میں ہو سکتی ہے۔ وہ بڑے ہو کر بڑی عمر میں نہیں ہو سکتی۔ مگر میں نے ساتھ ہی یہ بھی بتایا تھا کہ خواہ ماں باپ کتنی بھی کوشش کریں کہ ان کا بچہ بد اخلاقیوں کے بد اثر سے محفوظ رہے۔ جب تک بچے کی صحبت اور مجلس نیک نہ ہوگی اس وقت تک ماں باپ کی کوشش بچوں کے اخلاق درست کرنے میں کارگر اور مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ بے شک ایک حد تک ان کی اچھی تربیت سے بچوں میں نیک خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر بچے کی عمدہ تربیت کے ساتھ اس کی صحبت بھی اچھی نہ ہو تو بد صحبت کا اثر تربیت کو اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ اس تربیت کا ہونا نہ ہونا قریباً مساوی ہو جاتا ہے۔ بچپن کی بد صحبت ایسی بد عادات بچے کے اندر پیدا کر دیتی ہے کہ آئندہ عمر میں ان کا ازالہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمی کے قلب میں دو متضاد کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک طرف تو ماں باپ کی نیک تربیت اس کو نیکی کی طرف کھینچتی ہے اور دوسری طرف بد صحبت بدی کا میلان اس کے اندر پیدا کرتی ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس کشمکش میں مبتلا رہتا ہے اور نفس لوامہ کے اثر سے اس کو کبھی آزادی حاصل نہیں ہوتی۔ ماں باپ کی تربیت اگر خشیت اللہ اس کے اندر پیدا کرتی ہے تو بد صحبت اس کے مقابلے میں اس کی ہمت اور حوصلے کو پست کر دیتی ہے۔ پس کامل تربیت اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب اچھی تربیت کے ساتھ صحبت بھی اچھی ہو۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ بچوں کو کسی سے ملنے نہ دینا اور انہیں قید رکھنا بھی کوئی نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس طرح جہاں اس کی تربیت نامکمل رہتی ہے۔ وہاں اس کے اعضاء کا نشوونما بھی اچھی طرح نہیں ہو سکتا۔ وہ بچہ جسے بدی کے اثر سے بچانے کے لئے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ ایک طرف تو اس کی صحت خراب رہتی ہے۔ اور اس کے اعضاء پوری طرح نشوونما حاصل نہیں کر سکتے۔ دوسری طرف ایسے بچے ساری عمر بچے ہی رہتے ہیں۔ خواہ ان کی عمر چالیس پچاس سال کی ہی ہو جائے لیکن جب بھی بدی ان کے سامنے پیش ہو وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور جھٹ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

پس بچوں کو دوسرے بچوں سے نہ ملنے دینا اور علیحدہ قید رکھنے سے ہم ان کو بدی کے اثرات سے محفوظ نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اس طرح اور بھی زیادہ ان کو بدیوں کے اثرات کو جلد تر قبول کرنے کے قابل بنا دیتے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں دیکھنا چاہئے کہ وہ کون سے طریق ہیں جن سے بچوں کی تربیت عمدگی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ پہلی صورت جس سے ہم بچوں کے اخلاق درست بنا سکتے ہیں۔ یہ ہے کہ تربیت صحیح اور پھر صحبت نیک ہو۔(...)

سب سے پہلی بات جو بچے کی تربیت کے واسطے ماں باپ کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بچے کے ذہن میں کسی بدی کی نسبت یہ خیال نہ پیدا ہونے دیں کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں تا وہ اس بدی کو حقیر نہ سمجھنے لگ جائے۔ بہت سے ماں باپ ہیں جو دل سے چاہتے ہیں کہ بدی کا اثر ان کے بچوں پر نہ ہو لیکن وہ اپنا نمونہ ایسا ان کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ بچوں کی نگاہ میں وہ بدی حقیر ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے بدی کا خیال ان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً عام طور پر ماں باپ یہ چاہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ نہ بولے۔ لیکن خود اس کے سامنے جھوٹ بول لیتے ہیں۔ بعض اوقات ایک کام سے جو انہوں نے کیا ہوتا تھا مگر بچے سے اس کو چھپانے کے لئے کیونکہ اس کا چھپانا بچے کے حق میں مفید ہوتا ہے۔ وہ انکار کر دیتے ہیں۔ یا اگر بالکل صاف انکار نہیں کرتے تو ٹال مٹول اور ہیر پھیر کرنے لگ جاتے ہیں تا بچے کا خیال اس کی طرف سے بدل جائے لیکن بچے کا ذہن خدا نے ایسا بنایا ہوتا ہے کہ وہ نہایت ہوشیار ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ترقی کر رہا ہوتا ہے۔ اور اپنا علم بڑھا رہا ہوتا ہے اس لئے وہ ہر بات کی زیادہ چھان بین اور جستجو کرتا ہے۔ اور بات کو فوراً تاڑ لیتا ہے۔ ماں باپ تو یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم اس کی خیر خواہی کر رہے ہیں کہ اس سے اس بات کو چھپا رہے ہیں۔ اگر نہ چھپائیں تو اس کو نقصان ہوگا۔ لیکن ان کی اس روش سے وہ یہ سبق حاصل کر رہا ہوتا ہے کہ ایک کام کر کے پھر اس سے انکار بھی کیا جا سکتا ہے یا اس کو ادھر ادھر کی باتوں سے چھپایا بھی جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ خوب سمجھتا ہے کہ ماں باپ نے ایسا کام کیا تو ضرور ہے مگر اب وہ مجھ سے چھپا رہے ہیں۔

حضرت صاحب مزید فرماتے ہیں۔

بچوں کے متعلق یہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ وہ کسی بات کو تاڑ نہیں سکتے یا کوئی بات ان کے ذہن سے اتاری جا سکتی ہے۔ وہ جس طرح جھٹ کسی بات کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں اسی طرح ہر بات جو ان کے سامنے کی جائے اسے سمجھ جاتے ہیں۔ میں نے ایک تماشہ گر کی کتاب پڑھی ہے جو کہ بہت بڑے تماشہ گروں میں سے ہے۔ وہ خود تماشے کرتا اور بڑے بڑے تماشوں کا موجد ہے وہ اپنی کتاب میں اپنے تجربہ کی بناء پر لکھتا ہے۔ میں نے اپنے کام میں سب سے زیادہ خطرناک بچوں کو پایا ہے۔ بڑے بڑے پروفیسروں' سائنس دانوں اور عقل مندوں کے سامنے میں نے تماشے کئے ہیں۔ مگر مجھے ذرا گھبراہٹ نہیں پیدا ہوتی۔ لیکن میں بچوں کے سامنے تماشہ کرنے سے ہمیشہ گھبراتا ہوں کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ بچوں نے میری چوری پکڑلی ہے اور اس وجہ سے مجھے اپنے تماشہ میں ناکام ہونا پڑا ہے۔ اس کی وجہ وہ یہ لکھتا ہے کہ بچہ چونکہ بالکل خالی الذہن ہوتا ہے اس نے اپنے دل میں کوئی رائے نہیں قائم کی ہوتی۔ وہ اس عمر میں سیکھ رہا ہوتا ہے اور اپنے علم کو کامل کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی نگاہ معمولی معمولی باتوں پر بھی پڑتی ہے جس سے راز افشاء ہو جاتا ہے۔ لیکن بڑے آدمی جو تماشہ دیکھتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ہم سیکھ چکے ہیں ان کی طرف توجہ کی ضرورت نہیں اس لئے ان کا ذہن بڑی بڑی باتوں کی طرف جاتا ہے اور ہمارا کھیل ان کے سامنے بہت کامیاب ہوتا ہے۔ بچے نے چونکہ یہ رائے نہیں قائم کی ہوتی وہ بہت سادگی سے ہماری معمولی معمولی حرکات پر غور کرتا ہے اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ بچوں نے ہمارا کھیل خراب کر دیا۔ پھر وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ سب سے بڑا اور ہوشیار اور تجربہ کار تماشہ کرنے والا میں اس کو قرار دوں گا جس کا بھید بچے دریافت نہ کر سکیں۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

غرض بچوں کے ذہن نہایت حساس ہوتے ہیں۔ اور ان سے کوئی چیز چھپانی بہت مشکل ہوتی ہے۔ جن حالات اور جن وجوہات کی بناء پر ماں باپ بچے سے کوئی چیز چھپا رہے ہوتے ہیں وہ اپنے دل میں خوش ہو رہے ہوتے ہیں کہ اس طرح ہم نے بچے سے اس چیز کو چھپا لیا ورنہ بچے کو اس سے نقصان پہنچتا۔ مگر وہ ایک نقصان سے بچا کر بچہ کو دوسرا نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ خواہ والدین کے نزدیک حالات کچھ ہی ہوں۔ چونکہ بچے کی نگاہ ان حالات پر نہیں پڑتی اس لئے وہ ماں باپ کی اس کارروائی سے یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ کسی چیز کے چھپانے کے لئے اس طرح جھوٹ بھی بولا جاتا ہے۔ کیونکہ جس وقت ماں باپ ایک کام کر کے بچے کے سامنے انکار کرتے یا ادھر ادھر کی باتیں کر کے اس کو چھپانا چاہتے ہیں۔ تو وہ خوب سمجھ رہا ہوتا ہے۔ اور چونکہ بچہ حساس اور ذکی ہوتا ہے اور وہ ماں باپ کا ایک اعلیٰ درجہ کا شاگرد ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ کسی وقت اگر ضرورت پیش آئے اور وہ بھی ایک چیز کے چھپانے کے لئے اپنا طریق بدل ڈالے تو حرج نہیں۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ میرے ماں باپ ایسا ہی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور بچوں کے سامنے ہر وہ نیک نمونہ دکھانے کی توفیق دے جو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہم سے چاہتے ہیں۔ آمین

اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اپنے آباء واجداد کے حالات لکھئے اور اپنے بھی

حضرت امام جماعت الثانی نے 1955ء کے جلسہ سالانہ پر فرمایا:-

"(رفقاء) فوت ہو رہے ہیں.... ہمارے ہاں بھی (رفقاء) کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں۔ ملک صلاح الدین صاحب لکھ رہے ہیں...... کم سے کم احمدیوں کو چاہئے تھا کہ اپنے آباء کے نام یاد رکھتے۔ آپ لوگ تو قدر نہیں کرتے۔ جس وقت یورپ اور امریکہ احمدی ہوا وہ بڑی بڑی کتابیں لکھیں گے جیسے یورپ میں بعض کتابوں کی بیس بیس چالیس چالیس پاؤنڈ قیمت ہوتی ہے۔ اور بڑی بڑی قیمتوں پر لوگ ان کو خریدیں گے۔ مگر ان کا مصالحہ ان کو نہیں ملے گا۔ اور وہ غصہ میں آ کے تم کو بد دعائیں دیں گے......"

(الفضل 16- فروری 56ء)

اگرچہ احباب کرام نے یادرفتگان کے عنوان سے متعدد مضامین الفضل میں شائع کروائے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ابھی بہت کچھ لکھا جانا باقی ہے۔ اور نہ صرف یادرفتگان ہی کے سلسلے میں بلکہ احباب اپنی زندگی کے ایسے واقعات بھی تحریر فرما کر الفضل کو بھجوائیں جو تاریخ کا حصہ بن سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا تھا یہ آئندہ کے مورخین کے لئے مصالحہ ہے۔ اگر یہ مصالحہ انہیں نہیں ملے گا تو وہ کیا لکھیں گے۔ اور نہ لکھنے کی وجہ سے وہ غصے میں آ کے ہمیں بد دعائیں دیں گے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ ہر ایسا واقعہ جو کسی کے ساتھ پیش آیا ہے اور وہ احمدیت کی تاریخ کا حصہ بن سکتا ہے اس کے لئے الفضل کی صفحات کھلے ہیں۔ ہم اسے اپنی سعادت سمجھتے ہیں کہ آئندہ کے مورخ کے لئے مصالحہ مہیا کرنے کا انتظام کریں۔

پس ہماری تمام قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے آباء واجداد کے حالات بھی لکھیں اور اپنے واقعات بھی جو تاریخ کا حصہ بن سکیں تحریر کر کے الفضل کو بھجوائیں۔ اگر آپ خود نہیں لکھ سکتے تو کسی دوست سے کہئے کہ وہ آپ کی باتیں سن کر اسے احاطہ تحریر میں لائیں ہم یہ بھی چاہیں گے کہ اگر کوئی ایسا لکھنے والا نہ ملے تو آپ ان باتوں کو ٹیپ پر ریکارڈ کر کے ہمیں ارسال کر دیں۔ مقصد یہ ہے کہ آئندہ کے مورخ کے لئے مصالحہ تیار کیا جائے۔ ہم آپ کے ریکارڈ کئے ہوئے ٹیپ کو احاطہ تحریر میں لا کر الفضل میں شائع کرنا اپنی سعادت سمجھیں گے۔ ایسا کیجئے اور ضرور کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

(ادارہ)

جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

(1) گیمبیا میں جمہوریت

گیمبیا میں فوج نے 1994ء میں حکومت کا تختہ الٹ کر ملک کا نظام اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا جیسا کہ عام طور پر فوجی حکومتیں کہتی ہیں اس حکومت نے بھی جمہوریت واپس لانے کا وعدہ کیا تھا اور آہستہ آہستہ اس کی طرف قدم بڑھاتی رہی ہے چنانچہ اب گیمبیا میں انتخابات ہو رہے ہیں جن کے ذریعے 45 افراد کی پارلیمنٹ کا انتخاب کیا جائے گا ہو سکتا ہے کہ یہ انتخابات آج سے ایک دو روز قبل اختتام پذیر ہو چکا ہو جو پارٹیاں حصہ لے رہی ہیں ان میں سے ایک اس شخص کی پارٹی ہے جس نے حکومت کا تختہ الٹا تھا اور وہ ایک پارٹی کا سربراہ قرار دیا گیا ہے ابھی تین ماہ ہوئے کہ اس نے اس پارٹی کی سربراہی حاصل کی ہے۔ دوسری پارٹی یونائیٹڈ ڈیموکریٹک پارٹی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ان دونوں پارٹیوں کا بھرپور مقابلہ ہو گا۔ اگرچہ پارٹیاں تو اور بھی ہیں لیکن ان کی اہمیت بہت کم ہے اور وہ اپنے نمائندے بھی کم تعداد میں کھڑی کر رہی ہیں۔ حقیقتاً صرف ایک پارٹی جو اس شخص سے تعلق رکھتی ہے جس سے حکومت کا تختہ الٹا تھا ساری نشستوں پر امیدوار کھڑے کر رہی ہے۔ کل ووٹروں کی تعداد چار لاکھ ستتالیس ہزار ہے۔ جو تمام انتخابات میں حصہ لینے کا حق رکھتے ہیں۔ پارلیمنٹ کے 45 ممبروں کے علاوہ چار ممبر اور بھی ہیں جنہوں نے اپنی ٹرم پوری نہیں کی اس لئے وہ انتخابات سے باہر ہوں گے۔ سپیکر کا انتخاب بعد میں ہو گا۔ انتخابات کے بعد جو حکومت بنے گی اسے سب سے پہلے اقتصادی امور پر دھیان دینا ہو گا جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں گیمبیا مغربی افریقہ کا ایک بہت چھوٹا سا ملک ہے جس کے تین طرف سینیگال کی سرحدیں ہیں۔

OOO

(2) انڈونیشیا میں طوفان باد و باراں

انڈونیشیا میں طوفان نے بے شمار لوگوں کو بے گھر کر دیا ہے۔ اس طوفان میں زیادہ حصہ شدید بارشوں کا تھا اور زیادہ نقصان مرکزی سولاویسی صوبے میں ہوا ہے یہ بات وہاں کی نیوز ایجنسی نے بتائی ہے۔ کہتے ہیں کہ جو لوگ بے گھر ہو گئے انہوں نے مساجد اور سکولوں میں پناہ لی۔ پانی جو شہروں میں پھیل گیا اس کی گہرائی تقریباً دس فٹ تھی یا کم از کم بعض علاقوں میں اتنی گہرائی تھی۔ پالو دریا وہاں بڑے دریاؤں میں سے ایک دریا ہے۔ جو گزشتہ اتوار کے روز کناروں سے باہر بہہ نکلا اور اردگرد کے تمام علاقوں میں تباہی پھیلا دی۔ حتیٰ کہ ایک شہر تا روره کا سیمنٹ کا بنا ہوا پل بھی بہا کر لے گیا اور بعض بڑی بڑی عمارتوں کو بھی منہدم کر دیا۔ اگرچہ حکومت نے کوشش تو کی کہ لوگوں کو اسی سیلاب کے برے اثر سے بچایا جائے لیکن جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے حکومتیں کلی طور پر لوگوں کو بچانے میں کامیاب نہیں ہوتیں۔

OOO

(3) اسرائیل اور بھارت کے تعلقات

اسرائیلی صدر بھارت کے دورے پر ہیں اگرچہ بھارت نے فلسطینیوں کی ہمیشہ مدد کی ہے اور یہ وہ بات ہے جو اسرائیلیوں کے دل میں کھٹکتی ہے لیکن حالات نے پلٹا کھایا ہے اور اب اسرائیلی اور بھارت ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں۔ چنانچہ اسرائیلی صدر ایزر وائز مین اور بھارتی صدر شنکر دیال شرما کی ملاقاتوں کے علاوہ اسرائیلی صدر نے وزیراعظم بھارت سے بھی گفتگو کی ہے۔ اسی طرح وہ وزیر خارجہ سے بھی ملے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک عشائیہ کے بعد صدر وائز مین کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ انہیں الٹیاں آنے لگیں اور فوری طور پر ڈاکٹروں کو بلانا پڑا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ طبیعت کی ناسازی کی وجہ کیا تھی۔ دونوں ملکوں کے رہنماؤں نے خاص طور پر اقتصادیات اور سماجی تعلقات کے متعلق تفصیلی گفتگو کی۔ بعض تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ کشمیر کے سلسلے میں بھارت اسرائیل کا وہ تجربہ پیش نظر رکھ رہا ہے جو اسے فلسطینیوں کے ساتھ پیش آیا۔ بھارت چاہتا ہے کہ اسرائیل اسے بتائے کہ وہ کشمیریوں کے ساتھ کیسا سلوک کرے۔ کہ نتائج ان کے حق میں ہوں۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 6- جنوری 1996ء

12-00	رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00	اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ دار الیمن کاڈیم
3-00	درس کلام الٰہی (نمبر13) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
4-00	متفرق پروگرام
4-30	چینی زبان سیکھئے
4-55	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
6-00	لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
7-00	اراؤنڈ دی گلوب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا انگلستان کا دورہ (1978ء)(دوبارہ)
8-00	صبح۔اردو کلاس(دوبارہ)۔
9-00	چینی زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔
10-00	ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ(دوبارہ)
10-55	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔ نظم بمقابلہ ناصرات الاحمدیہ(دوبارہ)
12-00	(دوپہر) درس کلام الٰہی (نمبر13) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لندن(دوبارہ)
1-45	لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
2-50	اردو کلاس(دوبارہ)۔
3-50	بنگلہ پروگرام۔
4-55	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30	نارویجین زبان سیکھئے۔
6-00	انڈونیشین پروگرام۔ تقریر انڈونیشین لوگوں میں مذہبی رواداری
7-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-6
8-00	سپورٹس۔واقفین نو۔ناصر آباد
9-00	لقاء مع العرب(دوبارہ)۔
10-00	ترکی پروگرام۔
10-55	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔

منگل۔7۔جنوری 1997ء

12-00	رات۔جرمن پروگرام۔
1-00	اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00	تعلیم دین حق۔روحانی خزائن
3-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-6 (دوبارہ)
4-00	نارویجین زبان سیکھئے۔
4-55	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30	چلڈرنز کارنر۔
6-00	لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
7-00	سپورٹس۔واقفین نو ناصر آباد(دوبارہ)
8-00	صبح۔اردو کلاس۔(دوبارہ)۔
9-00	نارویجین زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔
10-00	ترجمہ کلاس الٰہی۔از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-6(دوبارہ)
10-55	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔
12-00	(دوپہر) پشتو پروگرام۔
1-00	تعلیم دین حق روحانی خزائن
1-45	لقاء مع العرب(دوبارہ)
2-50	اردو کلاس۔(دوبارہ)۔
4-50	بنگلہ پروگرام
4-55	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30	فرنچ زبان سیکھئے
6-00	خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-3 بیت نور ناروے 22-9-89
7-00	(رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-7
8-00	طبی معاملات۔دمہ۔دوسرا حصہ
9-00	لقاء مع العرب۔(نیا)۔
10-00	نارویجین پروگرام۔
10-55	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کے دور کی پہلی مالی تحریک

ہمارے پیارے امام نے 1982ء میں اپنے دور امامت کے پہلے سال ہی ایک بابرکت مالی تحریک کا اجراء فرمایا جو "بیوت الحمد منصوبہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس تحریک یا تبریک کا مقصد غرباء و مساکین و بیوگان اور دیگر مستحقین کو رہائشی سہولت مہیا کرنا ہے۔ احباب کرام نے اس مالی قربانی میں پورے جذبہ اور اخلاص سے شمولیت کی اور گرانقدر رقوم خدمت خلق کے اس عظیم پروگرام میں پیش کیں اور بعض دوست اب تک باقاعدگی سے حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت سکیم سے سینکڑوں مستحقین جزوی یا کلی طور پر رہائش کی سہولت پا کر مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحب کا یہ جاری کردہ منصوبہ غرباء کے لئے رحمت کی نوید لایا اور بہت سے خاندان اس سکیم کے تحت اپنے گھر اور اپنی چھت کی پناہ میں آکر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی محروم اور بے بس مخلوق پر شفقت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور پورے مکان کے اخراجات برداشت کرنے سے لے کر حسب استطاعت اس تحریک میں شمولیت فرمائیں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور ذی ثروت اور مخیر حضرات سے خود بھی رابطہ فرمائیں اور مرکز کو بھی ان کے پتہ جات ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی مشکور بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(سیکرٹری بیوت الحمد)

وطن کی خدمت

وطن کی خدمت کرنا ہمارا اولین فرض ہے اس لئے دو ہفتے وقف عارضی کر کے تعلیم و تربیت کے لئے صرف کریں اور خوب ثواب کمائیں امرائے کرام مربیان و معلمین اور دیگر عہدیداران ہر احمدی کو وقف عارضی کی تحریک میں شامل کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید ادریس احمد عاجز کرمانی صاحب مورخہ 96-12-21 بمقام کوٹ عبدالمالک ناصر انجینئرنگ ورکس وفات پا گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان فیلوشپ

○ ICSC لیبارٹری سوئٹزرلینڈ نے یونیورسٹی آف اریزونا امریکہ میں قائم شعبہ ہائیڈرولوجی اینڈ واٹر Resources کے تعاون سے پوسٹ ڈاکٹرل فیلوشپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ شرائط میں زیادہ سے زیادہ عمر 35 سال اور متعلقہ فیلڈ میں Ph.D کیا ہونا لازمی ہے۔ اس سلسلہ میں تحریری درخواست 2 (دو) References تفصیلی تعلیمی کیریئر کا ریکارڈ۔ تین پروفیسرز کے نام جن کی تحقیق کے ساتھ درخواست دہندہ کی تحقیق مطابقت رکھتی ہے۔ (ان پروفیسر کی لسٹ نظارت تعلیم میں مہیا ہے) مندرجہ ذیل ایڈریس پر ارسال کی جائیں۔

World Laboratory Research Centre c/o Prof Soroosh Sorooshian Dept of Hydrology and Water Resources.
P.O.Box 210011, Room 122
University of Arizona
TUCSON, AZ 85721, U.S.A

اہم اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جو امسال قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد اور یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور اور ٹیکسلا میں داخلہ حاصل کر رہے ہیں وہ داخلہ کنفرم ہونے کے بعد مزید معلومات کیلئے نظارت تعلیم سے فوری طور پر رجوع کریں۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 8- جنوری 1996ء

12-00 رات - جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
2-30 ورائٹی۔ فزیکل فٹ نس (نمبر3)
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 97-1-7 (دوبارہ)۔
4-00 فرنچ سیکھئے۔
4-30 فرنچ پروگرام۔ تقریر عبدالغنی جہانگیر خان۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
7-00 طبی معاملات۔ دمہ (حصہ 2)(دوبارہ)
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں (دوبارہ)۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-7 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 (دوپہر) روسی پروگرام۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
1-45 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 عربی سیکھئے۔
6-00 افریقن پروگرام۔
7-00 (رات) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی سبق از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-8
8-00 درثمین حصہ 24۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 فرنچ پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

جمعرات - 9 - جنوری 1997ء

12-00 رات - جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00 المائدہ انڈونیشین ڈش
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس 97-1-8 (دوبارہ)۔
4-00 عربی سیکھئے۔
4-30 عربی پروگرام قصیدہ۔ نظم
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
7-00 درثمین حصہ 24 (دوبارہ)۔
7-30 کینیڈین ڈیسک۔ تقریر ذکر الٰہی از مولانا محمد عارف۔ جلسہ سالانہ 1995ء
8-00 صبح۔ اردو کلاس۔
9-00 عربی زبان سیکھئے۔
9-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-8 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 95-3-3
1-00 المائدہ۔ انڈونیشین ڈش۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس۔(دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
6-00 چلڈرنز کارنر۔(-) اصول کی فلاسفی۔
7-00 (رات) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-9
8-00 کوئز۔ نصرت جہاں بمقابلہ الاحمد اکیڈمی
8-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ حصہ دوئم۔ سیشن نمبر 17-94-4-20۔
9-00 لقاء مع العرب۔(نیا)
10-00 روسی پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔

بقیہ صفحہ 1

کرو یہ احسان ہے اور بعد میں کچھ دے دیا اور دیا تو خیرات کے طور پر کہ دیکھو ہم کتنے سخی لوگ ہیں ہم تمہیں دے رہے ہیں۔ کام لینا بھی احسان اور محنت کا بدلہ دینا بھی احسان۔ ایسے ذلیل معاشرے میں خدا کہاں سے داخل ہو جائے گا۔ یہ جو معاشرہ ہے مسکین سے اپنے نفس کی عبادت کرواتا ہے۔ (اس کی خواہش اس کا معبود ہے) کا مضمون یہاں بھی کارفرما ہے۔ مگر ابن السبیل بھی ہے تو اس کا بھی خیال رکھو ہر مسافر کا تم پر حق ہے۔

(از خطبہ 12- اپریل 1996ء)

بقیہ صفحہ 3

مشرق کی دولتوں کو لٹایا ہے اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ پھر بھی خاک کے سوا ان کے پلے کچھ بھی نہیں پڑا۔ یہ سب اس گناہ کی پاداش ہے کہ وہ ظن میں مبتلا ہوئے' کثیرا من الظن کے عادی ہو گئے اور بعض ظن جو غلط تھے ان کو درست کرنے کی بجائے وہ اس سے چمٹ کر بیٹھ گئے اس کی پاداش انہوں نے دیکھی' انہوں نے قوموں کو بلندی سے تنزل کی رہ پہ اتار دیا الغرض ظن کی عادت بڑی بری چیز ہے۔ (کلام الٰہی) نے اسی لئے یہ نہیں فرمایا کہ برا ظن نہ کرو۔ فرمایا کہ ظن سے بچنے کی کوشش کرو۔ جہاں تک ممکن ہے جستجو کرو اور حقائق تلاش کرو۔ ظن کے عادی نہ بنو بلکہ حقائق کی جستجو تمہاری عادت ہونی چاہئے۔ اگر ظن تمہاری عادت بن گیا تو پھر لازماً تم بعض بڑے ظنوں میں بھی مبتلا ہو گے اور ان کی پاداش تمہیں بھگتنی پڑے گی' بدقسمتی سے مشرقی دنیا میں معاشروں کی تباہی کا ایک بڑا موجب ظن کی کثرت ہے۔ (-) یہ غیبت ظن ہی کی پیداوار ہے۔ حقائق کا سامنا کرنے کی جن قوموں کو عادت نہیں رہتی ان کے افراد میں منہ پر بات کرنے کی بھی جرأت نہیں رہتی۔ وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ شواہد سے ان کی بات چیلنج ہو جائے۔ اسی لئے فرضی باتوں کے عادی پیٹھ پیچھے باتیں کرتے ہیں' چھپ کے باتیں کرتے ہیں' چھپ کر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور لمز کی یہ انتہائی شکل ہے لمز کہتے ہیں اس طعن و تشنیع کو جو منہ پہ کی جائے۔ جب یہ بڑھ جاتی ہے اور ناسور بن جاتی ہے یا کینسر بن جاتی ہے تو اس سوسائٹی میں منہ پر کی جانے والی طعن و تشنیع کو چھوڑ کر غیب میں باتیں کی جاتی ہیں۔ اس طرح دوسرے کو اپنے دفاع کا کوئی موقع ہی نہیں مل سکتا غیبت' طعن و تشنیع کی بیماری کی سب سے بڑھی ہوئی اور بدصورت ترین شکل ہے اور اس کا ظن سے گہرا تعلق ہے۔

(از خطبہ 19 ستمبر 1986ء)

بقیہ صفحہ 4

ب 12 مئی کو انگلستان کے ماہر ہیئت دان پروفیسر ریگ کی حضرت صاحب سے ملاقات۔
○ 15 مئی چشمہ معرفت کی اشاعت
○ 15 مئی ہی کو سر فضل حسین کی حضرت صاحب سے ملاقات۔
○ 17 مئی کو حضرت صاحب کا پبلک لیکچر اور روسائے لاہور کو پیغام حق
○ 17 مئی ہی کو مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
○ 18 مئی پروفیسر ریگ کی دوبارہ ملاقات (بعد میں وہ احمدی ہو گئے)
○ 25 مئی کو احباب جماعت سے حضرت صاحب کا آخری خطاب۔ بعد عصر آخری سیر آخری کتاب پیغام صلح کی تکمیل۔ شام کو مرض الموت کا آغاز۔
○ 26 مئی سفر آخرت
○ 27 مئی آٹھ بجے صبح احباب جنازہ لے کر قادیان پہنچے۔ تمام جماعت نے حضرت مولانا نور الدین صاحب کی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جانشین اور جماعت احمدیہ کے نئے امام کے طور پر بیعت کی۔ عصر کے بعد حضرت مولانا نور الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد آخری دیدار ہوا۔ شام چھ بجے حضرت صاحب کا جسد مبارک سینکڑوں اشک بار آنکھوں اور غم زدہ دلوں کے ساتھ بہشتی مقبرہ کی خاک پاک کے سپرد کر دیا گیا۔

"یاد رکھئے" ماہنامہ خالد ربوہ کے مارچ 1986ء کے شمارہ سے لیا گیا۔ یہ تفصیلی سوانح خالد کے اس وقت کے ایڈیٹر نے ترتیب دیئے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5 - دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے معزول وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی درخواست کی سماعت کے لئے جس میں انہوں نے اپنی حکومت کی برطرفی کو چیلنج کیا ہے جنوری کی 7 اور 8 تاریخ مقرر کی ہے۔ جبکہ عدالت عظمیٰ دیگر آئینی درخواستوں کی پھر سماعت کرے گی جن میں سابق رکن اسمبلی محمود خان اچکزئی کی درخواست بھی شامل ہے۔

○ صدر پاکستان فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ نیشنل سیکورٹی کونسل کے قیام کی تجویز پر سنجیدگی سے غور ہو رہا ہے۔ لیکن یہ ادارہ آئین کے اندر رہتے ہوئے قائم کیا جائے گا۔ اگر اس کی تشکیل ہوئی تو اس کا کردار مشاورتی ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ رولز آف برنس میں اس کی گنجائش موجود ہے۔ بہرحال کونسل کا حتمی قیام کابینہ کے فیصلے کے بعد ہو گا۔ یہ بات انہوں نے مدیران اخبارات و جرائد سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے پھر ایک دفعہ یقین دلایا کہ انتخابات 3۔ فروری ہی کو کروائے جائیں گے۔ کامیاب امیدواروں کو دس روز کے اندر انتخابی اخراجات کی فہرست فراہم کرنا ہوگی۔ پھر ان کے سرکاری نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

○ صدر فاروق احمد خاں لغاری نے اخبارات کے ایڈیٹروں اور سینئر کالم نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ شکر الحمد للہ میں نے 58 (2) بی استعمال کی کیونکہ ان کے خیال میں اگر وہ قومی اسمبلی نہ توڑتے تو 31۔ دسمبر 1996ء تک ملک معاشی طور پر تباہ ہو جاتا۔ انہوں نے اس تاثر کو غلط قرار دیا کہ حکومت ریفرنڈم کروا رہی ہے کیوں کہ ان کے مطابق آئین میں ریفرنڈم کا کوئی ذکر نہیں ہے اس لئے آئین کے مطابق ریفرنڈم نہیں کروایا جا سکتا۔

○ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں انتخابات کے ہونے یا نہ ہونے کی قیاس آرائیوں میں نہیں جانا چاہتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ احتساب کے قانون کو آئین کا مستقل حصہ بنا دینا چاہئے۔ انتخابات ہو جائیں تو ملک کے لئے بہتر ہے ویسے بھی صدر اور وزیراعظم سمیت ہر طرف سے انتخابات 3۔ فروری کو ہونے کی یقین دہانی کروائی جا رہی ہے لیکن یہ سوچنا کہ احتساب تین ماہ میں مکمل ہو جائے گا جو کہ ناممکن ہے۔ انہوں نے مارشل لاء آنے کے سوال پر کہا کہ لوگ قیاس آرائیوں پر نہ جایا کریں۔

○ نگران وزیراعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے چیف جسٹس کو توہین عدالت سے متعلق خط لکھ کر بڑا اچھا کیا ہے۔ عدلیہ آزاد ہے کسی کی خواہش یا ارادہ اس کے فیصلے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ جبکہ بی بی نے واشنگٹن جو فون کیا ہے وہ غلط تھا اور توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے اپنی حدود کے اندر احتساب کیا ہے۔ انتخابی قواعد پر شور مچا ہوا ہے۔ کافی لوگ شکنجے میں آ رہے ہیں۔ امیدواروں کو کروڑوں کے واجبات ادا کرنے پڑ رہے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اصل احتساب ووٹ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

○ نگران وزیراعظم ملک معراج خالد نے حیدر آباد میں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نگران حکومت نے مالیاتی اداروں کی اس طرح تشکیل نو کر دی ہے کہ آئندہ کوئی سیاست دان یا اہلکار اپنے ذاتی مقاصد کے لئے ان کو غلط طور پر استعمال نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ مسائل کے حل کے لئے تحریک پاکستان جیسا جذبہ پیدا کریں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کا پاکستان وہ نہیں جس کا خواب 1947ء میں دیکھا گیا تھا۔ بلکہ اب ہم نسلی و صوبائی تعصبات میں بٹ چکے ہیں۔ ہم نے غیر ملکی قوموں کی نظروں میں اپنا وقار کھو دیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خاں لغاری نے جسٹس (ر) میاں محبوب احمد کو فوری طور پر وفاقی شرعی عدالت کا چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔ یہ تقرری تین سال کے لئے کی گئی ہے۔ انہوں نے 17۔ جنوری 1991ء کو لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے حلف اٹھایا تھا۔ بعد ازاں انہیں سپریم کورٹ کا جج بنا دیا گیا جہاں سے انہیں وفاقی شرعی عدالت میں بطور جج تبدیل کیا گیا۔ تاہم انہوں نے وفاقی شرعی عدالت کے جج کے فرائض ادا کرنے کی بجائے قبل از وقت ریٹائرمنٹ حاصل کر لی تھی۔

○ معزول وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے نگران حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ سابق وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیر اللہ بابر کو کراچی میں ان کی انتخابی مہم کے دوران جسمانی طور پر ختم کرنا چاہتی ہے۔ صدر فاروق لغاری کے نام ایک خط میں انہوں نے حکومت سے کہا کہ مناسب احتیاطی اقدامات کئے جائیں بصورت دیگر نتائج کی ذمہ داری اس پر ہو گی۔ یہ بات پیپلز پارٹی کے ایک پریس ریلیز میں کہی گئی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری اور مسٹر جسٹس عاقل مرزا پر مشتمل پنجاب الیکشن ٹریبونل نے ریٹرننگ افسروں کے خلاف 45 اپیلوں کا فیصلہ دے دیا ہے۔ ان فیصلوں کے مطابق نواز شریف اور عمران خان کے خلاف اپیلیں مسترد کر دی گئی ہیں۔ اپیل کنندگان کا موقف تھا کہ نواز شریف نے غیر قانونی پلاٹ الاٹ کئے۔ اس کے علاوہ ممبران آئین کے آرٹیکل 62۔63 پر پورا نہیں اترے۔ ایک دوسری اپیل میں عمران خان پر غلط بیانی کر کے کاغذات جمع کرانے پر ٹریبونل نے ریٹرننگ آفیسر کو نوٹس جاری کر دیا۔

○ جماعت اسلامی کے تمام امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے ہیں قومی اسمبلی کے لئے 165 اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے 368 امیدواروں نے کاغذات جمع کروائے تھے۔ جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس نے کہا کہ ہم نے یہ عمل کسی کو جتانے یا ہرانے کے لئے نہیں کیا۔ بلکہ اس لئے کیا ہے کہ یہ انتخابات بنیادی طور پر آئین کے خلاف ہیں اور ان میں آرٹیکل 62۔63 کا خیال نہیں رکھا گیا۔

○ سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق نے کہا ہے کہ ہمیں الیکشن میں حصہ لینے سے دانستہ روکا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم بیرونی امداد کے الزام کے سلسلے میں محتسب اعلیٰ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سپاہ صحابہ پاکستان کے حسابات چیک کریں۔ اگر ایک پیسہ بھی بیرونی امداد سے ملنا ثابت ہو تو ہم تمام عمر جیلوں میں رہنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہ نے اگر انتخابات کا بائی کاٹ کا فیصلہ کیا تو ہم پنجاب میں عوامی بیداری کی ایک ایسی لہر پیدا کریں گے کہ 5 فی صد سے زائد ووٹ کاسٹ نہیں ہو سکیں گے۔

○ ترکی کے شہر استنبول میں پاکستان سمیت 8 اسلامی ممالک کے وزراء کی اقتصادی تعاون کانفرنس شروع ہو گئی ہے وزیراعظم اربکان نے اس کانفرنس کا افتتاح کیا۔ پاکستان کے علاوہ مصر ایران انڈونیشیا اور بنگلہ دیش بھی اس میں شرکت کر رہے ہیں۔

پاک گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
فون: 212850 - 212750

کوٹھی برائے فروخت
دو کمرے، باورچی خانہ، سٹور، بیٹھک، برآمدہ، گیراج ایک باتھ اٹیچڈ، ایک علیحدہ واٹر پمپ نلکا پانی بہترین، ٹیلیفون موجود ہے۔ ساہیوال روڈ 20 فٹ کی سڑک پر واقع ہے۔
برائے رابطہ: محمد حنیف آف خوشاب محلہ نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ فون: 213148

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

BASHIR
GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
Ph: Shop: 211806 Res: 211883

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک و بیرون ملک فوری کال کیلئے
ED
المصوّر پبلک کال آفس
فون: 212311
معلومات کیلئے رابطہ نمبر 211911
ریلوے روڈ ربوہ

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائیٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون: دوکان: 434
گھر: 211244